فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۲۲/۵۷ | ۲۹ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۲۹ ذیقعد ۱۳۸۷ھ ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے

اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے اور مشکلات حل ہوتی ہیں

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے، اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔ اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اطمینان و سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں

بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے فرمایا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

۱۹۱

— ربوہ ۲۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب صرف دو پتھریاں نکلنی باقی ہیں۔ گیارہ بارہ پتھریاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بغیر اپریشن کے بھی خارج ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— غانا مغربی افریقہ میں حساب اور فزکس کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست غانا میں ملازمت کے خواہشمند ہوں اور ایم اے (حساب) یا ایم۔ ایس سی (فزکس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ اپنی درخواستیں مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کو بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ ایم۔ اے / ایم ایس سی کی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی ارسال کریں

(وکالت التبشیر)

— خاکسار کی نانی جان محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرم داد خان صاحب مرحوم کافی عرصہ سے ذیابیطس اور معدہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تین چار روز سے حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔ اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منصور احمد مبشر کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن (ربوہ)

صدقہ جاریہ

احباب جانتے ہونگے کہ ہمارے پیارے آقا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نئے پودے لگانے پر بے حد پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور نیک کام کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے یہ درخت کاری کے ایام اس لحاظ سے بہت ثواب کمانے کے دن ہیں۔ اس لئے اراکین انصار اللہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نائب قائد ایثار)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ ربوہ میں ۵، ۶، ۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) منعقد ہوگی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد حیلہ از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

منصور احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء

اس زمانے کا امامِ موعود

ہم نے اس سلسلہ مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ موجودہ زمانے کے آغاز سے ہی مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق بہت سے دردمند دلوں کو احساس ہوتا رہا ہے اور وہ اس ابتر حالت کا ذکر کرتے اور اس کے متعلق فکر کرتے آئے ہیں۔

موجودہ زمانے کا آغاز تو ایک صدی پہلے ہو چکا تھا مگر اس کا تلخ احساس مغربی اقوام کے خروج کے ساتھ ہوا اور امتداد زمانہ کے ساتھ بڑھتا چلا گیا ہے برصغیر ہند میں یہ احساس اس وقت زیادہ تلخی سے ہوا جب یہاں انگریز مسلمانوں کی حکومت کو تہس نہس کر کے اپنی سلطنت کی بنیادیں استوار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مسلمانوں پر زوال کا یہ وقت صلیبی جنگوں کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔ صلیبی جنگوں میں اگرچہ یورپی عیسائیت نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے فیصلہ کن شکست کھائی تھی۔ مگر یورپ جو ایک دفعہ بیدار ہو چکا تھا دوسرے طریقوں سے سر نکالنے لگا۔ اسپین سے اسلامی حکومت کے خاتمہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کا زوال بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔

یہ زوال صرف دنیوی حکومت کے زوال کی صورت میں ظاہر نہیں ہوا بلکہ دینی لحاظ سے بھی رونما ہوا۔ جہاں یورپ نے اسلام سے متاثر ہو کر اپنی صدیوں کی غفلت سے نجات حاصل کی۔ وہاں خود مسلمانوں نے کی سلطنت اور کیا علوم و فنون اور کیا معاشرہ ہر شعبۂ حیات میں غفلت برتنی شروع کی۔ اگرچہ دینی علوم میں اسلام پر بڑے بڑے جید علماء اور فضلا پیدا ہوئے جنہوں نے فقہ اور حدیث جمع کرنے میں کمال دکھایا۔ مگر بعد میں یہی علوم بجائے دینی ترقی کے باعث زوال ہوئے۔ مسلمان جہاں حکومت کے تعلق میں آپس ہی میں چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ کر ایک دوسرے کی کمزوری کا باعث بنے۔ وہاں دینی علوم میں بھی مغز کی بجائے قشر اور اصول کی بجائے فروعات کی جنگ زرگری شروع ہو گئی۔ اس طرح دینی اور دنیوی زوال ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور موجودہ زمانہ تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ جس کا تھوڑا سا ذکر نیچے کے مقالہ نگار نے کیا ہے۔

برصغیر میں انگریزوں کے خروج کے ساتھ مغربی علوم بھی مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اگرچہ اسلام کا کوئی زمانہ ایسا نہیں رہا۔ جب اس میں مخلص علمائے حق پیدا نہیں ہوتے رہے۔ خود برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے زمانہ میں بھی بڑے بڑے عالم و فاضل اور مجددین پیدا ہوئے ہیں لیکن عوام کو زوال کا جو دھکا لگا ہے تو وہ لڑھکتے ہی چلے گئے ہیں۔ علمائے سو اور جھوٹے پیر بھی کثرت سے پھیل گئے۔

گزشتہ اداریہ میں ہم نے اس مقالہ کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔ جس میں مقالہ نگار نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کی ابتری کی حالت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ اور علماء میں فروعات کی باہمی جنگ اتنی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ اب سوائے اس امام کے جس کی آخری زمانہ میں آمد کی پیشگوئی موجود ہے ان الجھنوں کو کوئی نہیں نکال سکتا۔ جو فروعی اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کی فلاح کے راستہ میں حائل ہو رہی ہیں۔

ہم نے گزشتہ اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ برکات الدعاء کا ایک حوالہ بھی آخر میں پیش کیا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دعوے پیش کیا ہے۔ آپ نے اس کی وضاحت بار بار فرمائی ہے اور آپ کی تصنیفات اور ملفوظات میں اس کے متعلق بہت سا مواد موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے رسالہ "فتح اسلام" میں بھی وضاحت سے بتایا ہے آپ فرماتے ہیں:

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دلوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پوری کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۰)

(باقی)

بجھ نہیں سکتی ہے اب بارانِ رحمت کے بغیر

ڈھا رہا ہے ظلم کیا انسان آج انسان پر
کر رہا ہے دشمنی کا بھوت راج انسان پر

ہر طرف پھیلا ہوا ہے آگ کے شعلوں کا جال
جانداروں کے لئے ہے سانس لینا بھی محال

آدمی کی نسل دنیا سے مٹانے کے لئے
آدمی کو آدمی اٹھا ہے کھانے کے لئے

عقل نے کیا جانیئے کیا ان کے سر میں بھر دیا
بنتے ہیں جو سب سے دانا ان کو پاگل کر دیا

آگ جو بھڑکا رہا ہے آجکل آپس کا بیر
بجھ نہیں سکتی ہے اب بارانِ رحمت کے بغیر

تنویر

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

کے متعلق

بعض قرآنی وعدے

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بےکسی اور کسمپرسی کے زمانے میں قرآن کریم میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ اسلام کو دنیا میں عظیم الشان غلبہ عطا کرے گا اس کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی کی گئی تھی کہ اِس موعود غلبہ کے بعد اسلام پھر کمزور ہونا شروع ہو جائیگا اور ایک وقت میں وہ انتہائی طور پر بےبسی اور کسمپرسی کے عالم میں ہو گا مگر اللہ تعالیٰ پھر اپنی زبردست قدرت کا ہاتھ دکھائے گا اور اسلام کے اُجڑے چمن پر پھر سے بہار آئے گی۔ پس اسلام اور اہلِ اسلام کے تنزّل اور بےکسی سے ہمارے دلوں میں قطعاً مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا میں اسلام کی بےبسی اور کمزوری کا نظارہ بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ یہ دیکھ کر کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے کلمات پورے ہوئے دل میں یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ اب ترقی اور غلبہ کا دَور بھی شروع ہونے والا ہے بلکہ یہ دَور شروع ہو چکا ہے۔ اِسی کی تفصیل اور تشریح کے طور پر قرآن کریم کی بعض پیشگوئیاں قارئین کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

(۱)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:-

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ

(سورۃ السجدۃ ع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ ایک پُرحکمت تدبیر اور منصوبہ کے تحت امرِ اسلام کو آسمان سے زمین پر قائم کرے گا۔ پھر ایک زمانہ کے بعد امرِ اسلام دوبارہ زمین سے آسمان کی طرف اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ اور اے انسانو۔ تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال کے اندر اسلام پھر آسمان سے معلّق ہو جائے گا۔ یعنی زمین پر سے قریباً قریباً مفقود ہو جائے گا۔

اَب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کا یہ تنزّل کب شروع ہو گا اور قرآن کریم میں بیان ہونے والے ہزار سالہ دَورِ تنزّل (یا ایمان اور قرآن کے آسمان پر واپس چلے جانے کے زمانہ) کو کب سے شمار کرنا چاہیئے؟ سو اس کا جواب ہمیں حدیثِ نبویؐ سے مل جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ۔

یعنی بہترین صدی میرے والی صدی ہے اِس میں ہدایت کا غلبہ رہے گا۔ پھر اُن لوگوں کی صدی جو اِن پہلی صدی والوں کو ملیں گے پھر وہ لوگ جو دوسری صدی کے لوگوں سے ملیں گے یعنی تیسری صدی والے۔ اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔

چنانچہ اسلام کی پہلی تین صدیوں کو خیرالقرون کہا جاتا ہے جن میں عام مسلمانوں میں ہدایت و رُشد کا غلبہ رہا۔ اس کے بعد اسلامی رُوح آسمان کی طرف پرواز کرنے لگی اور ایک ہزار سالہ مدّت میں آسمان پر پرواز کر گئی۔ دُنیا میں صرف نام کے مسلمان رہ گئے۔ قرآن کریم کے صرف حروف باقی رہ گئے۔ ہدایت کا نام و نشان ملنا مشکل ہو گیا۔ اسلام کے اس موعود تنزّل کی انتہاء تیرھویں صدی کے آخر تک ہونی مقدّر تھی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے یعنی تیرھویں صدی کا آخر یا چودھویں صدی کا شروع جس میں اکابرینِ اُمّتِ مسلمہ مہدیٔ موعود اور مسیح موعود کے منتظر تھے۔ آنے والے مسیح و مہدی کے متعلق یہ پیشگوئی چلی آرہی تھی کہ ان کے زمانے میں اسلام ساری قوموں اور ادیان پر غالب آئے گا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورۃ الصف)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دیکر بھیجا تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔

اکثر مفسّرین نے لکھا ہے کہ اس پیشگوئی کا کامل ظہور۔ مسیح و مہدی کے زمانہ میں ہو گا جب اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا اور تمام بنی نوع انسان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے جوئے تلے آ جائیں گے۔

(۲)

اِسی مضمون کو ایک اَور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اِس طرح بیان فرماتا ہے کہ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ

(سبا ع ۳)

یعنی اے رسول۔ ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کو بشیر اور نذیر ہونے کی حیثیت میں اپنے جھنڈے تلے جمع کر لینے والا بنایا ہے۔ لیکن اکثر لوگوں کو اِس موعود غلبہ اسلام کا علم نہیں۔ ہاں جب انہیں یہ وعدۂ الٰہی سُنایا جاتا ہے تو وہ ازراہِ تمسخر و استہزاء کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو اور اسلام واقعی خدا کی طرف سے ہے تو بتاؤ کہ یہ موعود غلبہ کب ہو گا؟ تو انہیں کہہ کہ تمہارے لئے ایک دن کی میعاد مقرر کی جاتی ہے جس کے بعد تم ایک گھڑی نہ آگے بڑھو گے اور نہ پیچھے رہو گے کہ اسلام کے موعود غلبہ کے نمایاں آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور اس کی بنیادی اینٹ رکھ دی جائے گی۔ اِس آیت میں ایک دن سے کتنی مدّت مراد ہے؟ اس کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت واضح ہے کہ

إِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ۔ (پ ۱۷۔ الحج۔ ع ۶)

یعنی اللہ تعالیٰ کے بعض دن انسانوں کی گنتی کے لحاظ سے ہزار سال کے برابر ہوتے ہیں۔

خیرالقرون یعنی ہدایت کے غلبہ کی تین صدیوں کے بعد اسلام کے تنزّل کے دَور میں اس بات پر ایمان لانا مشکل تھا کہ اسلام ساری دنیا پر ایک دفعہ پھر غالب آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تنزّل کے اِس دَور کی لمبائی ایک دن ہو گی اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے گویا تنزّل کا دَور ایک ہزار سال تک ممتدّ ہو گا جس کے بعد نہ ایک گھڑی کم ہو گی اور نہ زائد کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آثار نمایاں طور پر ظاہر ہو جائیں گے اور اس غلبہ کی بنیاد رکھ دی جائے گی اِس لحاظ سے بھی ۱۳۰۰ سال کی مدّت ہی نکلتی ہے جس کے بعد اسلام کے غلبہ کا دَور شروع ہونا تھا۔ اس تیرہ سو سالہ کی مدّت کے بعد اللہ کے جس موعود بندے سے غلبۂ اسلام کا دَور شروع ہونا تھا اس کے نام میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ عدد چھپا رکھے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفی طور پر آپ کے نام کے اعدادِ حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ یہی وہ مسیح ہے جس نے ۱۳۰۰ سال کے بعد آنا تھا اور وہ نام ہے

غلام احمد قادیانی

ابجد کے حروف کے لحاظ سے جب اس نام کے عدد نکالے جائیں تو وہ ٹھیک ۱۳۰۰ نکلتے ہیں۔ اِس کشف میں حضرت علیہ السلام کو یہ بتایا گیا کہ دیکھ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے نام کے اندر تیری بعثت کی تاریخ چھپا کر رکھی ہوئی

ہے۔ (دیکھیں ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵ بحوالہ تذکرہ طبع نو صفحہ ۱۸۵)

(۳)

ہدایت کے غلبہ کی تین صدیوں کے بعد اسلام پر دورِ تنزل آنا مقدر تھا۔ لیکن اس طلوعِ فجر کے ساتھ ہی اسلام کا آنا طلوع نہیں ہونا تھا بلکہ اُس کے طلوع ہونے میں ایک رات کا اور فاصلہ تھا۔ اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ :-

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ
وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ
إِذَا يَسْرِ -

(پ ۳۰ - سورۃ الفجر)

یعنی ہم ایک موعود طلوعِ فجر کو اسلام کی صداقت کے گواہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ فجر کب ہو گی؟ یہ دس تاریک راتوں کے بعد ہو گی۔ ایک رات سے ایک صدی مراد ہے۔ گویا اسلام کی ترقی کے پہلے دَور کے خاتمے پر یعنی خیر القرون کے بعد دس تاریک راتیں اسلام پر آئیں گی اور ہر رات پہلے سے تاریک تر ہوتی چلی جائے گی۔ اِن دس صدیوں کے گذرنے کے بعد ایک شفع اور وتر۔ یعنی "دو اور ایک" کا واقعہ پیش آئے گا۔ اِس واقعہ سے مراد بعثتِ مسیح موعود و مہدیٔ معہود ہے جن کے وجود باجود میں شفع اور وتر۔ یعنی "دو اور ایک" کے الفاظ پورے ہو جاتے ہیں۔ وہ اِس طرح کہ جس طرح اسلام کی ابتداء میں غارِ ثور میں بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ایک شاگرد سمیت محصور ہو گئے تھے۔ اور اس غار میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو تھے اور آپ کے ساتھ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کی آیت کے مطابق تیسرا وجود خود اللہ تعالیٰ کا تھا۔ اسی طرح تیرہ سو سالوں کے بعد یہ واقعہ ایک اَور رنگ میں بعینہٖ دہرایا جانا تھا۔ اور وہ دہرایا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے :-

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں۔"

(تذکرہ طبع نو صفحہ ۵۰۶)

سو یہاں تیرہ سو سالی کے بعد آپ کی روحانیت قلعۂ ہند میں دشمنانِ اسلام کے تابڑ توڑ حملوں کے وقت محصور ہو گئی آیت کریمہ بتاتی ہے کہ اِس وقت بھی آپ کا ایک فرزندِ جلیل غارِ ثور کے واقعہ کی طرح آپ کا رفیقِ کار ہو گا اور آپ کی معیّت و غلامی کا دم بھرے گا اور دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گا۔ یعنی سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اِس قلعہ ہند میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام و شاگرد کی معیت میں دو نہیں ہوں گے بلکہ تیسرا آپ کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ ہو گا۔ چنانچہ عین وقت پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرزندِ جلیل اللہ تعالیٰ کے حکم سے دشمنانِ اسلام کے مقابلے میں ڈٹ گیا اور اس نے ببانگِ دہل اعلان کیا کہ ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور۔ تسلّی کا بتایا ہم نے
تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

اور پھر اپنے ساتھ معیّتِ الٰہی کا اِن الفاظ میں اعلان کیا ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

والشفع والوتر کے اَور معنی بھی ہو سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ درمیان کی واؤ واوِ عطف سمجھی جائے۔ اِس صورت میں اس کے معنی ہوں گے کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفع کی اور اس کے ساتھ والے وتر کی۔ یعنی شفع اور وتر کی قسم کھاتے ہیں یعنی ایسے وجود کی جو شفع بھی ہے اور وتر بھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۳۰۰ سال کے بعد آنے والا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزندِ جلیل اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا غیر بھی ہو گا اور اس کے باوجود ایک معنی میں غیر نہیں بھی ہو گا۔ یعنی فنا فی الرسول کے مقام پر کھڑا ہونے کی وجہ سے آپ کا مظہرِ کامل اور آپ سے پورے طور پر یک رنگ ہو گا۔ اس کے آنے کے باوجود۔ امتِ محمدیہ کے امام اور نبی۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہی رہیں گے کیونکہ مسیح موعود اسی جڑ کی ایک شاخ ہو گا۔ اور شاخ اپنی جڑ سے جدا متصور نہیں ہوتی۔ مسیح موعود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی عکس اور تصویر اور ظلّ ہو گا۔ چنانچہ وہ دنیا میں آ کر یہی اعلان کرے گا ؎

اُس نُور پر فدا ہُوں۔ اس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے

الشفع والوتر کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ایسا وجود جو امید اور انتظار کے لحاظ سے شفع یعنی دو وجود تھا۔ لوگ دو وجودوں مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کی الگ الگ انتظار کر رہے تھے مگر حدیث لَا مَهْدِيَ إِلَّا عِيسٰى کے مطابق اصل حقیقت میں آنے والا صرف ایک ہی وجود تھا اور مسیح اور مہدی اس کی الگ الگ حیثیتوں پر دلالت کرنے والے دو نام تھے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شفع اور وتر کے واقعہ یعنی مسیح موعود کی بعثت کے بعد

وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ

ایک رات یعنی مصائب اور دکھوں سے پُر ایک اَور صدی ہو گی جو ختم ہو جائے گی۔ جس کے بعد طلوعِ آفتاب اسلام ہو گا یعنی دن چڑھ جائے گا اور ترقیات کا دَور شروع ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سُورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بیقرار

گویا اسلام کی مشکلات و مصائب کا خاتمہ بعثت مسیح موعود کے معاً بعد نہیں بلکہ اس کے ایک سَو سال بعد ہو گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں مختلف تاریخوں سے شمار کر کے اسلام کے طلوعِ نہار کے چار سَن متعیّن کئے ہیں۔ آپ نے ۱۹۴۵ء یا ۴۶ء کے زمانے میں تحریر فرمایا تھا کہ اسلام کا طلوع نہار اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کا خاتمہ ان چار سنوں میں سے ایک میں ہو گا۔ یا ہو سکتا ہے کہ طلوع نہار کے چار ظہور ہوں جو ان سنوں میں ظاہر ہوں۔ اور وہ چار سَن یہ ہیں: (۱) ۱۹۵۲ء (۲) ۱۹۶۹ء (۳) ۱۹۸۱ء (۴) ۱۹۹۰ء۔ گویا ان چار سنوں میں سے کسی میں یوم الفرقان ظہور پذیر ہو گا یا اس یوم الفرقان کے چار ظہور ہوں گے۔

چنانچہ اَب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرما دیا ہے کہ :-

"مَیں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعتِ احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں۔ کیونکہ دنیا میں روحانی انقلابِ عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوں گی۔ وہ افریقہ میں ہوں گی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں؟ لیکن مَیں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دُور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء مطبوعہ الفضل ۹ جون ۶۶ء)

پس قرآنی پیشگوئی میں اسلام کی ترقیات کا زمانہ بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک سَو سال بعد متعیّن کیا گیا ہے۔ ایک دوسری جگہ سورۃ الطارق میں امّت میں آنے والے مسیح موعود کو الطّارق یعنی صبح کا ستارہ قرار دیا گیا ہے اور اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ کے الفاظ کے ساتھ وہیں اس کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ یعنی مسیح موعود۔ صبح کے ستارے کی طرح طلوعِ فجرِ اسلام کی بشارت دینے والا ہو گا اور طلوعِ فجر۔ اس کی بعثت سے کچھ عرصہ بعد ہو گا۔

(باقی)

ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار حضرات

توجہ فرمائیں

ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار حضرات سے میری استدعا ہے کہ وہ رسالہ کا چندہ ادا فرمانے کی طرف توجہ فرمائیں۔ اگر اُن کا چندہ ختم ہو گیا ہو تو فوری طور پر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تا وی۔پی یا یاددہانی کی نوبت نہ آئے۔

اسسٹنٹ مینیجر
ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

گورونانک جی کا گورو کون تھا؟

سکھ ودوانوں میں ایک زیر بحث مسئلہ

(مکرم عباد اللہ صاحب گیانی ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رنگ میں اسلام کی حقانیت اور برتری دنیا پر واضح فرمائی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور علیہ السلام نے جہاں عیسائیت اور ویدک دھرم کی چھان بین کر کے اسلام کی فضیلت ثابت کی۔ وہاں سکھ مذہب اور خصوصاً گورونانک جی سے متعلق بھی نہایت شاندار تحقیق فرمائی اور سکھ کتب سے متعدد حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ گورونانک جی جہاں راج خدا رسیدہ اور سچے مسلمان تھے۔ چنانچہ اسبارہ میں حضورؑ کا یہ واضح ارشاد ہے کہ:۔

"باوا نانک صاحب نہ صرف عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے بلکہ ان کو اسلام کے ان اولیاء اور بزرگوں میں سے شمار کرنا چاہیئے جو اس ملک میں گذر چکے ہیں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۱)

حضورؑ نے گورونانک جی کا اسلام ثابت کرنے کے سلسلہ میں جہاں اور عقلی اور نقلی ثبوت پیش کئے وہاں یہ بات بھی بیان فرمائی کہ گورو جی نے ایک مسلمان بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اسے اپنا مرشد تسلیم کیا تھا۔ اور اسی سے روحانی سبق حاصل کیا تھا۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ:۔

ملا نب خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر
وہ بیعت سے اس کی ہوا فیضیاب
سنا شیخ سے ذکر راہ صواب

(ست بچن صفحہ ۱۰)

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے پیش نظر سکھ کتب کی ورق گردانی کی جائے۔ تو یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ گورونانک جی نے ایک مسلمان بزرگ حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا گورو اور مرشد بنایا تھا۔ گورو جی اسکی بیعت سے فیضیاب ہو کر اپنی مراد کو پائے تھے۔

خاکسار نے اسی سلسلہ میں ایک کتاب "گورونانک جی کا گورو" کے عنوان پر شائع کی ہوئی ہے جس کا دیباچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا بیان فرمودہ ہے پچھلے دنوں بھارت کی سکھ اخباروں نے گورونانک جی کے جنم دن کے موقعہ پر "اکالی پتر کا" جالندھر "نرنکاری ایڈیشن" خاکسار کے سامنے ہیں۔ ان ہر دو روزناموں میں سنت اندر سنگھ جی چکر ورتی کے مضمون درج ہیں سنت جی سکھوں کے نامدعاوی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سکھوں کا یہ فرقہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کے سلسلہ کو جاری تسلیم کرتا ہے اور بابا بالک سنگھ جی۔ بابا بلدام سنگھ بابا ہری سنگھ جی بابا پرتاپ سنگھ جی اور بابا جگت سنگھ جی کو یکے بعد دیگرے اپنے گورو تسلیم کرتا ہے۔ اس وقت اس فرقہ کے سربراہ بابا جگجیت سنگھ جی ہیں۔ جو نامدعاریوں کے گورو کہلاتے ہیں اور خاکسار کے اچھے کرما فرما ہیں۔ ان کے بزرگوار والد بابا پرتاپ سنگھ جی سے بھی خاکسار کے اچھے مراسم تھے۔

سنت جی نے اپنے ان مضامین میں جماعت احمدیہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ہمارے قادیانی احمدی بھائی گورونانک جی کو مسلمان بتاتے ہیں لیکن وہ بہت مہذبانہ انداز میں اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہیں.....
میرے دوست گیانی عباد اللہ صاحب سکھ تاریخ اور گوربانی کے جتنے واقف ہیں ہمارے سکھوں میں بھی بہت ہی تھوڑے سجن ہیں۔"

ترجمہ اجیت جالندھر گورونانک نمبر ۱۹۶۷ء

سنت اندر سنگھ جی چکر ورتی نے اپنے اس مضمون میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"ایک نوجوان سجن سردار ہرچرن سنگھ جی "زمان" ایم اے ہیں آپ چندی گڑھ میں سرکاری جریدہ کے ایڈیٹر ہیں۔.....
آپ ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس میں وہ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ سری گورو نانک جی کا مرشد یعنی گورو بغداد کا ایک مسلمان پیر تھا۔ جس کی خدمت میں آپ چھ سال بغداد رہ کر روحانیت کا سبق حاصل کرتے رہے..... یہ کتاب آپ انگریزی اور گورمکھی دونوں زبانوں میں شائع کر رہے ہیں۔"

(ترجمہ از اجیت جالندھر گورونانک نمبر ۱۹۶۷ء)

سنت جی نے اپنے دوسرے مضمون میں جسے روزنامہ "اکالی پتر کا" جالندھر نے شائع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اس سے قبل ہم اخبار کو جواب اب تک دیتے رہے ہیں کہ گورونانک جی مسلمان نہیں تھے۔ لیکن اب اس کی پکی تائید سردار ہرچرن سنگھ "زمان" ایم اے جو چندی گڑھ میں کسی سرکاری جریدہ کے ایڈیٹر ہیں کر رہے ہیں... جس بات کا مجھے دکھ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ وہ پچھلے سالانہ دیوان کے موقعہ پر جو اکتوبر میں ہوا تھا۔ بھینی صاحب آئے تھے اور میری قیامگاہ پر آکر مجھ سے ملے تھے اس وقت میرے پاس پروفیسر کرپال سنگھ جی کسیل بھی بیٹھے تھے باتیں کرتے ہوئے سری "زمان" جی نے کہا کہ آپ شخصی گورو کے قائل ہیں کبھی اس امر کی بھی تحقیق کی ہے کہ گورو جی کا گورو کون تھا؟ میں نے کہا کہ بانی میں صاف مذکور ہے کہ اپر میر پار برہم پرمیشر گورنانک ملیا سو بھائی صاحب! وہ کن کا گورو پار برہم پرمیشر تھا" زمان" جی نے کہا کہ نہیں یہ سب آپ کی غلطی ہے ان کا مرشد بغداد کا ایک پیر فقیر تھا۔ جس کے پاس وہ چھ سال بغداد میں رہے تھے اور روحانیت کا سبق حاصل کیا تھا..... یہ بات سن کر میرے دماغ پر اس طرح ضرب لگی کہ جس طرح کسی نے "ودوان" مارا ہے"

(ترجمہ از اکالی پتر کا "جالندھر" نرنکاری ایڈیشن) ۱۹۶۷ء

ان ہر دو حوالہ جات سے یہ امر واضح ہے کہ اب سکھوں میں بھی ایسے ودوان اور محققین پیدا ہو رہے ہیں جو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ گورونانک جی کے مرشد بغداد شریف کے ایک مسلمان بزرگ تھے۔ گورو جی نے ان کی بیعت کی تھی اور چھ سال تک ان کی صحبت میں رہ کر روحانیت کا سبق بھی حاصل کیا تھا۔ سردار ہرچرن سنگھ جی زمان نے جو گورونانک جی کے گورو سے متعلق زیر بحث کتاب کے مصنف ہیں خاکسار کو اپنی چٹھی مورخہ ۹/۲/۶۸ میں لکھا ہے کہ:۔

"مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گورونانک جی حضور حضرت محمد صاحب جی کو اپنا پورواوھیکا PREDECESSOR مانتے تھے۔"

سنت اندر سنگھ جی چکر ورتی سے قبل پروفیسر صاحب سنگھ جی نے اسبارہ میں یہ بیان کیا تھا کہ:۔

"میرے دانت جڑ گئے ایک سکھ پروفیسر کے منہ سے یہ سن کر کہ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ..... گورونانک جی کا گورو مسلمان فقیر مراد تھا۔ اس سکھ پروفیسر نے بڑے فخر۔ وثوق اور یقین سے مجھے یہ عالمانہ تحقیق سنائی۔ بہ صداقت بیان کرتے ہیں وہ اپنا حق تصور کرتا تھا کیونکہ وہ شخص ایک کالج میں پروفیسر تھا۔"

ترجمہ از دھرم کے سداچار صفحہ ۱۳۲

اس سے بھی یہ امر واضح ہے کہ خود سکھوں میں ایسے ودوان اور پروفیسر موجود ہیں جو یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ گورونانک جی کے گورو حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اب کسی کے سر پر ودوان کی چوٹ لگے یا کسی کے دانت جڑ جائیں۔ یہ حقیقت دنیا پر واضح ہو کر رہے گی کہ سری گورو جی کا مرشد ایک مسلمان بزرگ تھا۔ جس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو بغداد شریف میں مقیم تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے مقدس مسیح علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے

ملا نب خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کے جلسے

لاہور

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بروز اتوار بوقت دس بجے صبح زیر صدارت ڈاکٹر عبید اللہ صاحب جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت بشیر الدین صاحب نے کی اور نظم مرزا محمد یوسف صاحب بھاٹی نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے بعدہٗ چوہدری عبد الستار صاحب نے "تو میں اس سے برکت پاؤں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر شروع فرمائی اور فرمایا۔ کہ یہ مرکب قسم کی پیشگوئی ہے اسکے کئی پہلو ہیں اگر صرف پیدائش پسر موعود کا ہی ذکر ہوتا اور یہ پیشگوئی پوری ہو جاتی تو کافی تھا اور بڑی پیشگوئی ہوتی لیکن پسر موعود کی پیدائش کے علاوہ کئی صفات بیان کی گئیں اور ایسی صفات جن کا پیدا کرنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اس کی غرض یہ تھی کہ قادیان کے ہندوؤں نے مطالبہ کیا تھا کہ حضور باہر تو اپنی پیشگوئیاں اور نشانات شائع کرتے رہتے ہیں ہمیں بھی کوئی نشان دکھائیں۔ اس کے بعد محترم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق اعتراضات کے جوابات دئے پھر پیشگوئی کی مختلف علامات کی تفاصیل بیان کی۔ اسکے بعد عبد الحق صاحب مجاہد نے حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔

صدر صاحب نے چند صدارتی ریمارکس کے بعد دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

پشاور

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے تقاریر کیں۔

۱۔ مکرم میاں عبد الرفیق صاحب
"پیشگوئی کا پس منظر اور پیشگوئی کے الفاظ"

۲۔ خاکسار محمد لطیف "حضرت مصلح موعود کے کارنامے"

۳۔ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب
"حضرت مصلحؓ کے وقت میں انڈونیشیا میں روح افزا واقعات"

۴۔ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

آخر میں صاحب صدر نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور پھر دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ملتان شہر

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو بعد نماز مغرب مسجد حسین آگاہی میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے تین مقررین (۱) عبد اللطیف صاحب (۲) مکرم میاں محمد سعید صاحب ۳۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ تقاریر کے عنوانات علی الترتیب حسب ذیل تھے۔

دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور پیشگوئی کا حقیقی مصداق" پر تقاریر ہوئیں۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

لائل پور

۱۸ فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔

۱۔ مکرم شیخ محمد اکرم صاحب
"پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر"

۲۔ محترم قریشی افتخار علی صاحب
"اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

۳۔ خاکسار مولوی عبد اللطیف
"پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کون ہے"

۴۔ محترم رانا خالد سعید اللہ صاحب (جنرل سیکرٹری)

۵۔ مکرم زرتشت منیر احمد صاحب
"سخت ذہین و فہیم ہوگا۔"

سب سے آخر پر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مربی سلسلہ نے سیرت حضرت المصلح الموعودؓ کے پہلو پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور احباب کو حضورؓ کی تمام صفات و کمالات سے آگاہ کیا اور آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیوں کا نچوڑ حضرت المصلحؓ کی پیدائش والی پیشگوئی ہے۔

اس کے بعد مکرم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تمام بچپن کے کاموں۔ اور حضورؓ کے تمام صفات اور حضورؓ کے تمام الہاموں اور حضورؓ کے تمام کمالات کے پہلوؤں کو وضاحت سے اور عمدہ طریقے سے بیان فرمایا۔ آخر میں جناب امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضور چاہتے تھے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسکے بعد مکرم محترم مولانا اسمٰعیل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنے یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۶۲۱ - محترمہ امۃ المنان قمر صاحبہ بیگم میر غلام احمد صاحب مبلغ منجانب مرحوم والدین ۳۰۰/-

۶۲۲ - محترمہ بیگم اکرم نساء صاحبہ گلبرگ لاہور ۳۲۰/-

۶۲۳ - محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ سیٹھ محمد صدیق صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ۳۰۰/-

۶۲۴ - محترمہ اختر النساء صاحبہ بیوہ منشی نور محمد صاحب مرحوم دار النصر ربوہ ۳۰۰/-

۶۲۵ - محترمہ سکینہ خانم بیگم چوہدری محمد شفیع صاحب قادر آباد ضلع سیالکوٹ ۳۰۰/-

۶۲۶ - محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ کراچی (مزید) ۳۰۰/-

۶۲۷ - محترمہ شرافت پروین صاحبہ بیگم میاں محمد حسین صاحب لائلپور ۳۲۰/-

۶۲۸ - مکرم ملک بشیر احمد صاحب گلبرگ لاہور منجانب والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۳۰۰/-

۶۲۹ - محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبد اللہ خان صاحب چک ۱۰۷ ضلع بہاول نگر ۳۰۰/-

۶۳۰ - محترمہ رشیدہ خاتون بیگم چوہدری عبد الوحید صاحب سلیم ایڈووکیٹ لاہور ۳۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید کی تصدیق

جماعتوں میں آج کل نمائندگان شوریٰ کا انتخاب عمل میں آ رہا ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہوگا کہ وہ منتخب شدہ نمائندگان کے بارے میں تصدیق کریں کہ کسی کے ذمہ دو سال سے زائد عرصہ کا بقایا تو نہیں؟ اگر کسی دوست کے ذمہ دو سال سے زائد کا بقایا قائم ہو تو کیا انہوں نے اپنی معذوری بیان کر کے مرکز سے اجازت حاصل کر لی ہے؟

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

جولائی ۱۹۶۷ء کو میرے چھوٹے بھائی شیخ غلام مجتبےٰ صاحب کوئٹہ کا اچانک انتقال ہو گیا تھا۔ ابھی وہ صدمہ دل و دماغ سے محو نہ ہوا تھا کہ مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۸ء کو ان کی اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ بھی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس دوہرے صدمہ کو برداشت کرنے اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز مادر و پدر کے شفقت بھرے سایہ کے اچانک یکے بعد دیگرے اٹھ جانے سے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور مرحومین کو اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد بشیر آزاد ابنالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کے فیصلے

لائل پور ۲۷ فروری۔ قومی اقتصادی کونسل مجلس عاملہ نے کل دونوں صوبوں کے لئے سترہ ترقیاتی سکیمیں منظور کر لیں۔ کونسل کے فیصلوں کے مطابق مغربی پاکستان میں بجلی کا بھاری سامان کا کارخانہ قائم کرنے کے سلسلہ میں واضح سکیم تیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کونسل نے ملک کی عام اقتصادی صورت حال کا جائزہ لیا۔ جو دوسری سکیمیں منظور کی گئی ہیں ان کا تعلق جنگلات لگانے۔ سڑکوں کی تعمیر ٹرانسپورٹ رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے اور تعلیم کے فروغ سے ہے مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے کی۔

قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں وزیر خزانہ کے علاوہ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ اور گورنر مشرقی پاکستان عبدالمنعم خان بعض مرکزی اور صوبائی وزراء اور ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن ایم ایم احمد بھی شریک ہوئے۔

گوریلوں نے دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور کر دیا

سائیگون ۲۷ فروری۔ جنوبی ویٹ نام میں امریکی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ولیم ویسٹ مورلینڈ نے اعلان کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام کی فوجوں اور چھاپہ ماروں کے فوجی دباؤ کے نتیجہ میں امریکی فوجیں دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور ہو گئی ہیں اور فی الحال وہ اس قابل نہیں ہیں کہ دشمن کے خلاف موثر اور بھرپور کارروائی کر سکیں۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ چھاپہ ماروں نے اپنے حالیہ حملوں سے فوجی نقطۂ نگاہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور بہت کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جنرل ویسٹ مورلینڈ نے مزید کہا کہ ابھی یقین کے ساتھ یہ کہنا دشوار ہے کہ شہروں میں چھاپہ ماروں کی طاقت کتنی ہے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کتنی طاقت استعمال کرنی پڑے گی۔

سوشلسٹ ممالک سے شمالی ویٹ نام کی اپیل

ہنوئی ۲۷ فروری۔ شمالی ویٹ نام کی حکومت نے تمام امن پسند اور سوشلسٹ ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ ویٹ نامی حریت پسندوں کی اس وقت تک بھرپور امداد کریں جب تک وہ مکمل فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ دنیا کے تمام سوشلسٹ ممالک اور امن پسند ملکوں کو چاہیئے کہ وہ امریکیوں اور جنوبی ویٹ نام کے فوجیوں کو بے قصور شہریوں کا خون بہانے سے روکیں۔ اپیل میں اس یقین کا اظہار کیا گیا ہے کہ ویٹ نامی حریت پسند امریکیوں کے خلاف ہر قیمت پر کامیاب ہوں گے۔

شیخ محمد عبداللہ کے دورہ کشمیر کی تفصیلات

راولپنڈی ۲۷ فروری۔ کشمیری رہنما شیخ عبداللہ کے دورہ مقبوضہ کشمیر کے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سری نگر کی ایک اطلاع کے مطابق شیر کشمیر اس ہفتے مقبوضہ کشمیر جائیں گے۔ اور وہاں دو ہفتے قیام کریں گے اور وہاں تمام سیاسی جماعتوں اور عوام سے رابطہ قائم کریں گے۔ پروگرام کے مطابق شیخ صاحب بذریعہ کار دہلی سے ۲۸ فروری کو روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲ مارچ کو وادی میں پہنچ جائیں گے۔

مقبوضہ علاقے خالی کرانے کی اسرائیلی پیش کش مسترد

عمان ۲۷ فروری۔ عمان کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق اسرائیل چند علاقوں کے سوا عربوں کے تمام مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر رضامند ہو گیا ہے اور اس نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو مطلع کیا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کی متعلقہ قرارداد پر عمل درآمد کرنے اور اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کا طریقہ کار طے کرنے پر تیار ہے۔ اور اس بارے میں کسی بھی وقت تفصیلات طے کی جا سکتی ہیں۔ اسرائیل نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ جو چند علاقے اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے وہ اس کی علاقائی سلامتی کے لئے ضروری ہیں۔

ان ذرائع کے مطابق عرب ممالک نے اسرائیلی تجاویز کی تفصیلات معلوم کئے بغیر اسے مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کا ایک انچ بھی اسرائیل کے حوالہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ البتہ بعض یقین دہانیاں حاصل کرنے کے بعد خلیج تیران میں اسے جہاز رانی کا حق دینے کو تیار ہیں۔ ان ذرائع نے مزید بتایا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایلچی ڈاکٹر جارنگ عرب اسرائیلی رہنماؤں سے مسلسل مذاکرات میں مصروف ہیں۔ اور انہیں توقع ہے کہ بہت جلد وہ فریقین میں تصفیہ کا راستہ نکال لیں گے۔ ان ذرائع نے ڈاکٹر جارنگ کے قریبی حلقوں کے حوالہ سے کہا کہ دونوں فریقوں نے اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کر لی ہے اور اب ان کے لئے بات چیت کو آگے بڑھانا آسان ہو گیا ہے۔

آزاد پسند جماعتوں پر پابندی کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کی آزادی پسند جماعتوں کشمیر پولیٹیکل کانفرنس عوامی ایکشن کمیٹی اور لائے ٹمائی محاذ پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سری نگر کے ایک اخبار کے مطابق بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعظم جی ایم صادق سے اس سلسلہ میں رسمی کارروائی کرنے کو کہا ہے۔

امانتِ تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی لوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ہدایت احمد نے ایم بی بی ایس فائنل کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ جملہ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ عزیز ہدایت احمد کی اس کامیابی کو بابرکت کرے اور مزید دینی و دنیوی کامیابیاں عطا فرمائے۔

(دعا گو رہ صالحہ انور۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

بے بی ٹانک

دونوں بچوں کو تین ہفتہ سے استعمال کرا رہا ہوں حیرت انگیز اثر کیا دونوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا چھوٹا بچہ بعمر ڈیڑھ سال کی ماہ سے ایک ایک تولہ کے سیمنٹ کے ٹکڑے پتھر کے کوئلے اور بہت بڑی مقدار میں مٹی کھاتا تھا مٹی سے کھیلنا اور سر پر ڈالنا بھی چھوڑ چکے ہیں فالحمد للہ علی ذالک ...."

اقتباس خط جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد۔ قادیان

فی شیشہ ۳/ روپیہ یا زیادہ پر ۲۵ فیصدی کمیشن

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

بہترین مال | شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود سکیٹی بازار ربوہ | بارعایت دام

تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اُس کی مدد چاہو

کامل توکل اور دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں کامیابی حاصل ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"صبر اور صلوٰۃ کا تعلق تکلیفوں کے وقت سے ہی ہوتا ہے۔ پہلے یہود کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے موقع پر فرمایا تھا۔ کہ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگو (البقرہ ۴۶) اب فتح مکہ کے ذکر پر فرماتا ہے کہ جنگ میں تمہیں تکلیفیں تو بے شک ہوں گی۔ اور تمہارے اقربا بھی شہید ہوں گے۔ لیکن اس تکلیف پر بزدلی نہ دکھانا بلکہ استقلال سے قربانیاں کرتے چلے جانا۔ اور تکالیف کے مواقع پر اپنے خدا سے صبر اور دعا کے ذریعے مدد مانگنا۔

اس آیت میں یہ عظیم الشان مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے کسی تکلیف پر رونا یا اس کے دل میں مدد کا احساس پیدا ہونا منع نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور تم اُن کو محسوس بھی کرو گے۔ لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ فوت ہونے لگا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا۔ غرض درد کا احساس منع نہیں ہاں ہمت ہار کر کام چھوڑ دینا اور جزع فزع کرنا منع ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہوں گی اور تلوار تو چلے گی۔ اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی۔ لیکن ان پر صبر سے کام لینا اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا۔ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہیئے یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو روکا نہیں جا سکتا ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے حصہ لو۔ اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو۔ مگر پھر فرمایا کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں۔ تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو۔ جب تک تم خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہیں کرو گے اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے اس وقت تک تمہیں فتح حاصل نہیں ہوگی"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

ضروری اعلان

چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی ہیڈ کلرک دفتر خزانہ ایک دن کی رخصت لے کر لاہور گئے تھے۔ یہ رخصت مورخہ ۲/۱/۶۸ کو لی تھی۔ مگر تقریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد بھی ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ چونکہ وہ دفتر خزانہ کو اپنا ایڈریس دے کر نہیں گئے اس لئے بذریعہ اخبار الفضل چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

اگر کسی اور دوست کو چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی کا علم ہو تو وہ صیغہ امانت دفتر خزانہ کو اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور ادنیٰ بھی نہیں سن سکتا۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔ قوت سماعت کی بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اکرم ناہر چک ۳۰ حسین آباد ضلع گجرات)

محترم سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۸ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ اسی روز شام کو بذریعہ ایمبولینس کار لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحوم نے ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی تھی۔ بعد ازاں ۱۹۰۷ء میں آپ اپنے وطن جہان آباد صوبہ بہار سے پیدل سفر کر کے قادیان تشریف لائے۔ اور حضور علیہ السلام کی دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا اور پھر وہیں مقیم رہ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہو کر بقیہ عمر مرکز سلسلہ میں ہی بسر کی آپ نے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو مختلف اوقات میں خزانچی محاسب اور آڈیٹر کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے وقت آپ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ بہت دیندار دعا گو اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ لڑکیاں اور دو فرزند عطا کئے۔ بڑی لڑکی دو ماہ قبل فوت ہوئی ہیں۔ محمد احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل اور ڈاکٹر رشید عالم صاحب حال مقیم جرمنی آپ کے فرزند ہیں۔ نیز آپ کے داماد دو ہیں مکرم یار محمد خاں صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب نور، مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر سابق نائب امام مسجد لندن اور مکرم عبدالشکور صاحب شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سید محمود عالم صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی کی تدوین

احباب جماعت سے ایک ضروری گزارش

خاکسار حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب رضی اللہ عنہ جو سلسلہ کے ایک جید عالم اور انتھک مبلغ تھے کے حالات زندگی مرتب کر رہا ہے اگر کسی دوست کے پاس مکرم مولانا مرحوم کے خطوط ہوں تو خاکسار کو عاریۃً عنایت فرما کر ممنون فرما دیں۔ اسی طرح جن علاقوں میں انہوں نے فریضہ تبلیغ سرانجام دیا تھا وہاں کے دوست یا جن حضرات کی معیت میں انہوں نے خدمت دین کا فریضہ انجام دیا تھا۔ اپنے تاثرات تحریر کر کے مجھے ارسال کر سکیں تو میں از حد ممنون ہوں گا۔

نسیم سیفی

معرفت وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴